# مسئلہ طلاق شریعت کی روشنی میں

14/12/2016 ساجدہ ابواللیث فلاحی

طلاق آج سماج کا ایک اہم مسئلہ بن گیا ہے اور اس کی وجہ سے اسلام کے مخالفین و معاندین کو بھی اظہارِ مخالفت کا ایک زبردست حربہ ہاتھ آگیا ہے، چنانچہ اسلام پر اعتراض ہے کہ طلاق کا حق عورت کو کیوں نہیں دیا جاتا؟ کسی کا اصرار ہے کہ تین طلاق پر پابندی کیوں نہیں لگادی جاتی؟ بعض کا کہنا ہے کہ اسلام میں مسلم خواتین کے ساتھ مساوات نہیں، کسی کا کہنا ہے مسلم مردوں کو چار شادیاں کرنے کا حق کیوں دیا گیا؟ عورت کو کیوں نہیں دیا گیا؟ کوئی خواتین سے ہمدردی جتاتے ہوئے سوال اٹھاتا ہے کہ مطلقہ کو گزارے کے لیے بھتہ پانے کا حق کیوں نہیں دیا جاتا؟ وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام سوالوں کے مکمل جوابات قرآن و سنت میں موجود ہیں۔ اسلام صرف مسلمانوں کا نہیں، تمام انسانوں کا مذہب ہے اس لیے مناسب ہے کہ تعصب و تنگ نظری کے بغیر اس کا عمیق مطالعہ کیا جائے اور وہیں سے ان کے جوابات حاصل کیے جائیں۔

موجودہ دور میں طلاق ثلاثہ کا مسئلہ جو اس وقت مسلم پرسنل لا بورڈ، سپریم کورٹ اور مسلمانوں کے لیے ایک اہم موضوع ہے۔ اس پر ائمہ اربعہ ( امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ) اور جمہور کا مسلک اپنی جگہ متعدد دلائل کے ساتھ طلاق مغلظہ واقع ہونے کو ثابت کرتا ہے جس کی رو سے زوجین کے درمیان جدائیگی لازمی ہے۔ دوسری طرف علامہ ابن تیمیہؒ اور ان کے شاگرد علامہ ابن قیمؒ جیسے جلیل القدر مجتہدین ہیں جو اپنے اجتہادی دلائل سے طلاق ثلاثہ کو ایک ثابت کرتے ہیں اور اپنے اس اجتہاد سے بحمد اللہ ایک طرف بہت سے گھروں کو اجڑنے سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں تو دوسری طرف حلالہ جیسے قبیح اور ناجائز فعل کے صدور کا بھی راستہ بند کرتے ہیں۔ ظاہر ہے دونوں کا ماخذ قرآن و سنت ہے، فرق محض تشریحات میں ہیں، لہٰذا اپنی صوابدید اور شرح صدر کے مطابق عمل کی گنجائش ہے ۔

سردست جو کہنا مطلوب ہے وہ یہ کہ نکاح ایک میثاق غلیظ یعنی پختہ عہد ہے۔ اولاً اسے ٹوٹنا نہیں چاہیے۔ رسولؐ نے فرمایا :

( النساء شقائق الرجال۔ (ابوداؤد

"عورتیں مردوں کا حصہ ہیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :

( الا واستوصوا بالنساء خیرا فانما عوان عندکم۔ ( ترمذی

"دیکھو! عورتوں کے ساتھ اچھے برتاؤ کی نصیحت قبول کرو، وہ تمھارے لیے محض مددگار ہیں۔ "

مختلف احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ طلاق کی شناعت و برائی کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسولؐ نے اسے ناپسند فرمایا ہے اور اسی طرح اس عورت کو بھی ناپسند فرمایا جو بغیر کسی معقول عذر کے اپنے شوہر سے طلاق مانگتی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

(ایما امرۃ سالت زوجھا طلاق فی غیر ما باس فحرام علیھا رائحۃ الجنۃ۔( ابوداؤد

"۔ جو عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی مناسب وجہ کے طلاق مانگتی ہے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہو جاتی ہے "

اگر زوجین کے درمیان طلاق کی نوبت آہی جائے تو طلاق کا وہی نسخہ استعمال ہونا چاہیے جو شریعت نے متعین کیا ہے تاکہ اگر مرض کے ازالہ اور شفایابی کی کچھ بھی امید باقی ہے تو وہ حاصل ہو سکے۔ شدید غصہ میں آخری حد کو پہونچ جانا اپنے ہاتھوں اپنے گھر کو اجاڑنے کے سوا کچھ نہیں۔ ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ طلاق کا وہ نسخہ جو ناپسندیدگی کے ساتھ اسلام نے متعین کیا ہے وہ بھی یہاں ذکر کر دیا جائے ۔

طلاق سنت جس کا دوسرا نام طلاق مباح بھی ہے، وہ یہ کہ آدمی اپنی بیوی کو پاکی کی حالت میں ایک طلاق اس وقت دے جب وہ حیض سے فارغ ہو چکی ہو اور اس سے تعلق قائم نہ کیا ہو، یہیں سے اس کی عدت کا آغاز ہوگا۔ اس صورت میں اگر شوہر رجوع کرنا چاہے تو عورت اور اس کے ولی کی مرضی کے بغیر عدت کے اندر اس سے رجوع کر سکتا ہے، کوئی نئی مہر متعین نہیں کی جائے گی۔ اگر بالفرض عدت پوری ہو گئی اور رجوع نہیں کیا تو اس کو بھلے طریقے سے رخصت کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد افسوس، ندامت اور پچھتاوا ظاہر ہو اور دونوں پھر سے باہم امن وسکون اور محبت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہوں تو تکمیلِ عدت کے بعد جب چاہیں ان کے لیے پھر سے نکاح کرنا جائز ہوگا۔ اس کی گنجائش زندگی میں دو مرتبہ اسلام نے دی ہے (جو ظاہر ہے غور خوض کا طویل وقفہ ہے ) البتہ اگر تیسری مرتبہ زندگی میں کبھی طلاق دی تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور رجوع کا حق باقی نہیں رہے گا۔( مجموعہ فتاویٰ، علامہ ابن تیمیہؒ، جلد 33، صفحات 5-6 )

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

(230:ف ان ط ل ق ھ ا ف ل ا ت ح ل ل ہ م ن ب ع د ح ت ی ٰ ت ن ک ح ز و ج اَ غ ی ر ہ ۔(البقرۃ

" پھر اگر( دو بار طلاق دینے کے بعد شوہر نے عورت کو تیسری بار) طلاق دے دی، تو وہ عورت پھر اس کے لیے حلال نہ ہو گی، الّا یہ کہ اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہو اور وہ اسے طلاق دے۔"

آج جس مسئلہ پر ملک میں زور شور سے بحث جاری ہے وہ ایک مجلس میں بیک وقت تین طلاق کا مسئلہ ہے۔ اس سلسلے میں علامہ ابن تیمیہؒ نے علماء سلف و خلف کے تین اقوال بیان کیے ہیں۔

(1) طلاق مباح ہے اور واقع ہو جائے گی۔ یہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کی قدیم روایت کے مطابق ہے ۔

(2) طلاق حرام ہے اور واقع ہو جائے گی۔ یہ امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ کی دوسری روایت کے مطابق ہے۔ اکثر صحابہ نے اس کو اختیار کیا ہے اور سلف میں سے بکثرت صحابہ وتابعین سے منقول ہے ۔

(3) طلاق حرام ہے اور صرف ایک واقع ہو گی۔ یہ اصحاب رسولؐ کے سلف وخلف کے ایک گروہ سے منقول ہے اور بعض اصحاب ابو حنیفہ ومالک واحمد بن حنبل نے بھی اسے اختیار کیا ہے۔ (خود علامہ ابن تیمیہؒ کا اپنا اجتھاد بھی یہی ہے۔) (مجموعہ فتاویٰ: جلد 33، صفحات 7-8 )

بیک وقت تین طلاق دینا یقیناً بدعت اور ممنوع ہے۔ اس طرح طلاق دینے والا گنہگار اور مجرم ہے۔ حضرت عمرؓ کے عمل کی روشنی میں قابل سزا بھی ہے، لیکن چند نام نہاد مسلم خواتین کے مطالبے کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کے پرسنل لاء میں کوئی ردوبدل یا یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی کوششیں تمام مسلمانوں کے لیے ہی نا قابل قبول ہے۔ امتِ مسلمہ کی خواتین نکاح وطلاق، خلع و وراثت جیسے تمام ہی اسلامی احکام پر راضی و مطمئن ہیں، چند نام نہاد کے پیش نظر اکثریت کے جذبات کو مجروح نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السمٰوات والارض طوعا وکرھا والیہ یرجعون۔ (آل عمران : 83 )

"اب کیا یہ لوگ اللہ کا طریقہ (دین اللہ) چھوڑ کر کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ آسمان وزمین کی ساری چیزیں چار وناچار اللہ ہی کی تابع فرمان ہیں۔ "

اسلام نے الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔ (البقرۃ: 229) (طلاق دو مرتبہ دی جائے گی۔ اس کے بعد یا نیکی کے ساتھ روک لیا جائے گا یا حسن سلوک کے ساتھ آزاد کر دیا جائے گا) کے ذریعہ بوقت ضرورت جہاں طلاق کی اجازت دی ہے، وہیں حدیث میں 'ان اللہ لایحب الذواقین والذواقات۔ لعن اللہ کل ذوّاقٍ مطّلاق۔' (اللہ مزے چکھنے والوں اور مزے چکھنے والیوں کو پسند نہیں کرتا، ہر طالب لذت بکثرت طلاق دینے والے پر اللہ نے لعنت کی ہے) کہہ کر سرزنش بھی کی ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ جس طرح شادی کی جملہ تقریبات سرپرستوں اور بزرگوں کے مشوروں و رہنمائی میں انجام دی جاتی ہیں، اسی طرح علماء کی رہنمائی اور سرپرستوں کے مشوروں کو حاصل کرتے ہوئے جدائیگی کے افسوس ناک عمل کو بھی شرعی طریقہ پر پایہ تکمیل تک پہونچایا جائے ۔

مسلم پرسنل لاء بورڈ کا وجود ہی اسلامی قوانین کی محافظت کے لیے ہے اور امت کے مسلمان قوانین شرعیہ کے تحفظ میں مکمل طور پر مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ساتھ ہیں۔ خواتین اسلام کسی بھی قیمت پر احکام اسلام سے دست بردار ہونے کو تیار نہیں ہیں اور ان کے نزاعات واختلافات کا حل صرف اور صرف قرآن وسنت میں موجود ہے ان کے معاملات وہیں سے فیصل ہوں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

( 65: فلاوربک لایومنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔(النساء

اے محمد ! تمھارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں تم کو اپنا فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم ”
“۔ فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ سربسر تسلیم کر لیں

اللہ تعالیٰ جملہ افراد امت کو دین کا صحیح فہم اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔